First Christmas

According to the Holy Gospel

By

Dr. M.H. Durrani

بقلم علامہ ڈاکٹر ایم۔ ایچ دُرانی۔ حیدرآباد دُکن

الوہیت مسیح

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع ۱: آیت ۱ تا ۱۸)

"ابتدا میں کلام[۱] تھا اورکلام خدا کے ساتھ تھا اورکلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُسکے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اورجوکچھ پیدا ہوا اُس میں سے کوئی بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی اورکلام مجسم[۲] ہوا۔ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی ۔ مگر

---

[۱] کلام سے مراد سیدنا مسیح ہیں ۔ کیونکہ آپ تخلیق عالم سے پیشتر خدا کی ذات میں اورذہن میں موجود تھے اورمثمل نطق ذات الہٰی کو ظاہر کرتے رہے گویاکہ مسیح کلمتہ اللہ سے ایسا ہی تعلق رکھتے ہیں جیسے انسانی عقل انسان کی ذات سے علقہ رکھتی ہے۔ لہذا کلام متکلم کی عقل وحکمت اوراس کے روح کا اظہار ہے۔

[۲] تجسم سے مراد خدا کا انسانیت اختیار کرنا ہے۔ اس سے الوہیت کا انسانیت میں تبدیل ہونا مراد نہیں۔ کیونکہ خدا کبھی بھی غیر خدا نہیں ہوسکتا۔ اورنہ ہی غیر خدا کبھی بن سکتا ہے۔ لہذا تجسم سے مُراد خدا کا انسانیت کا جامہ پہننا ہے۔

فضل اورسچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔ خدا کوکسی نے کبھی نہیں دیکھا ۔ اکلوتا بیٹا جوباپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا(یوحنا ۱: ۱تا ۱۸)۔

بشارت تجسد مسیح

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۱: آیت ۲۶تا ۳۸)

چھٹے مہینے اللہ وتبارک تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو گلیل کے ایک شہر ناصرت میں ایک کنواری کے پاس بھیجا۔جن کی منگنی حضرت یوسف نامی کے ایک شخص سے ہوچکی تھی۔ جوحضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ اس کنواری کانام حضرت مریم بتولہ تھا۔فرشتہ نے آپ کے پاس آکر کہا سلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبارکاتی ۔تم پر بڑا فضل ہوا ہے ، پروردگار تمہارے ساتھ ہیں ۔ حضرت مریم صدیقہ فرشتہ کا یہ کلام سن کر گھبرائیں اورسوچنے لگیں کہ یہ کیسا سلام ہے ۔ لیکن فرشتہ نے آپ سے فرمایا: مریم تم خوف نہ کروتم پر پروردگار کی مہربانی ہوئی ہے۔تم حاملہ ہوگی اورتمہارے بیٹا پیدا ہوگا تم اس کا نام عیسیٰ رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور پروردگار کا محبوب کہلائے گا، رب العالمین اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دیں گے ۔ اوروہ آل یعقوب کے گھرانے پر ہمیشہ تک حکمرانی کرے گا۔ اوراس کی بادشاہی کبھی ختم نہ ہوگی۔حضرت مریم نے فرشتہ سے یہ پوچھا کہ یہ کس طرح ہوگا ؟ میں توکنواری ہوں۔ فرشتہ نے جواب دیا کہ روحِ پاک تم پر نازل ہوگی اورخدا تعالیٰ کی قدرت تم پر سایہ ڈالے گی، اس لئے وہ مقدس جو پیدا ہوگا خدا تعالیٰ کا محبوب کہلائے گا۔اوردیکھو! تمہاری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اورجسے لوگ بانجھ کہتے تھے وہ چھ ماہ سے حاملہ ہے۔ کیونکہ پروردگار کے نزدیک کچھ بھی غیر ممکن نہیں۔ حضرت مریم صدیقہ نے جواب دیا: میں پروردگار کی بندی ہوں ، جیسا آپ نے فرمایا ہے اللہ کرے ویسا ہی ہو! تب فرشتہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

عیدِ زیارت

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۱آیت ۳۹ تا ۴۵) بتاریخ ماہ اپریل ۵ قبل ازمسیح

انہی دنوں میں حضرت مریم تیارہوکر جلدی سے یہودیہ کے پہاڑی علاقہ کے ایک شہر کوگئیں اورحضرت زکریا علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوکر حضرت الیشبع کو سلام کیا۔ جب حضرت الیشبع نے حضرت مریم بتولہ کا سلام سنا تو بچہ ان کے رحم میں اچھل پڑا اورحضرت الیشبع روحِ پاک سے بھر گئیں اوربلند آوازپکارکر کہنے لگی:تم عورتوں میں مبارک ہیں اورتمہارے کے پیٹ کا پھل مبارک ہے ۔اورمجھ پر یہ فضل کس لئے ہوا کہ میرے مولا کی ماں میرے پاس آئیں ؟کیونکہ دیکھو! جونہی تمہارے سلام کی آوازمیرے کانوں میں پہنچی بچہ خوشی کے مارے میرے پیٹ میں اچھل پڑا۔مبارک ہے وہ جو ایمان لا ئی کہ پروردگار نے جوکچھ اسے کہا وہ پورا ہوکر رہے گا۔

مناجات

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۱آیت ۴۶تا ۵۵)

حضرت مریم صدیقہ کا گیت

اورحضرت مریم نے کہا:

میری جان پروردگار کی تعظیم کرتی ہے ۔

اورمیری روح میرے نجات دینے والے خدا سے خوش ہوئی ۔

کیونکہ اس نے اپنی کنیز کی پست حالی پر نظر کی۔

دیکھو! اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے ۔

کیونکہ خدا ئے قادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اوراس کا نام پاک ہے ۔

اس کی رحمت اس سے ڈرنے والوں پر نسل بہ نسل جاری رہتی ہے ۔

اس نے اپنے بازو سے عظیم کام کئے ہیں۔ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے ۔ اس نے انہیں تتر بتر کردیا۔

اس نے حاکموں کو ان کے تخت سے نیچے گرادیا۔ اور پست حالوں کو اوپر اٹھادیا۔

اس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کردیا۔ لیکن دولتمندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔

اس نے اپنے خادم اسرائیل کی دستگیری کی اپنی اس رحمت کی یادگاری میں

جس کا اس نے ہمارے باپ دادا سے ، ابراہیم سے اوراس کی آل اولاد سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر ہمیشہ تک ہوتی رہے گی۔

اورحضرت مریم تقریباً تین ماہ تک حضرت الیشبع کے ساتھ رہیں اورپھر اپنے گھر لوٹ گئیں۔

راز تجسم کا حضرت یوسف پر آشکارا ہونا

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع ۱آیت ۱۸تا ۲۵)بتاریخ جولا ئی ۵ قبل ازمسیح

اب سیدنا عیسیٰ المسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بتولہ کی منگنی حضرت یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح پاک کی قدرت سے حاملہ پا ئی گئیں۔ پس ان کے شوہر[۳] حضرت یوسف نے جو متقی اور پرہیزگار تھے اورآپ کو بدنام کرنا نہیں چاہتے تھے آپ کو چپکے سے چھوڑدینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہے تھے کہ پروردگار کے فرشتہ نے آپ کو خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داؤد! اپنی زوجہ مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈرو کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح پاک کی قدرت سے ہے اس کے بیٹا ہوگا اورتم اس کا نام عیسیٰ رکھنا وہی اپنے لوگوں

---

[۳] یہاں شوہر" اوربیوی" اضافی لفظ ہیں۔ یہودی دستور کے مطابق منگیتر کے لئے لفظ شوہریا بیوی کا استعمال جائز تھا۔ لہذا یہاں لفظ بیوی یا شوہرکا استعمال یہودی دستور کے مدنظر کیا گیا ہے نہ کہ حقیقی معنوں میں ہوا ہے۔

کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔یہ سب کچھ اس لئے ہواکہ جو پروردگار نے نبی[4] کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہوکہ

دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اوربیٹا جنے گی

اوراس کا نام عمانوایل رکھیں گے

جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ ۔پس حضرت یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا اللہ وتبارک تعالیٰ کے فرشتہ نے انہیں حکم دیا تھا اورآپ اپنی زوجہ محترمہ کو اپنے ہاں لے آئے۔ اورانہیں نہ جانا[5] جب تک آپ کے بیٹا نہ ہوا اوراس کا نام عیسیٰ رکھا۔

ولادتِ مبارک

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۲آیت ۱تا ۷) **بتاریخ ۲۵دسمبر ۵ قبل ازمسیح**

ان دنوں قیصر اوگستس کی طرف سے فرمان جاری ہوا کہ رومی حکومت کی ساری رعایا کے نام لکھے جائیں ،(یہ پہلی اسم نویسی تھی جو سوریا کے حاکم کورینس کے عہد حکومت میں ہوئی اورسب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے ۔حضرت یوسف علیہ السلام بھی گلیل کے شہر ناصرت سے یہودیہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے شہر بیت لحم کو روانہ ہوئے۔ کیونکہ آپ حضرت داؤد کے گھرانے اورآل اولاد سے تھے تاکہ وہاں اپنی منگیتر حضرت مریم کے ساتھ جو حاملہ تھیں نام لکھوائیں۔جب وہ وہاں تھے تو حضرت مریم بتولہ وضعِ حمل کا وقت

---

[4] صحیفہ حضرت یسعیاہ رکوع ۷آیت ۱۴

[5] اسلوب بیان سے صاف ظاہر ہے کہ رسول نے سیدنا مسیح کی معجزانہ پیدائش کے مدنظر لفظ " نہ جانا" کا استعمال ضمنی اورمحاورے کے طورپر کیا ہے۔ اسکا مطلب ہرگزیہ نہیں کہ مسیح کی پیدائش کے بعدمریم کنواری نہ تھیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے بدستورکنواری رہیں۔ایسے ہی ضمنی بیان کلام مقدس میں ۲سلاطین ۶باب آیت ۲۴ یا پیدائش ۸: ۶، ۷ میں بھی پایا جاتا ہے۔ جومضمون کو واضح کرنے کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ جوطوفان نوح کی اہمیت کے مدنظر استعمال ہوا کہ" کوا پھر واپس نہ آیا" جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ پہاڑپر اسکو خوراک مل گئی وغیرہ وغیرہ

آپہنچا۔ اوران کے پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا۔ آپ نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھ دیا کیونکہ ان کے لئے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

چرواہوں کو تجسم کی بشارت

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۲ آیت ۸ تا ۱۴)

کچھ چرواہے رات کے وقت ایک میدان میں اپنے ریوڑ کی نگہبانی کررہے تھے۔ پروردگار کا فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور پروردگار کی بزرگی ان کے چاروں طرف چمکنے لگی۔ وہ بری طرح ڈرگئے ۔لیکن فرشتہ نے ان سے کہا : ڈرومت کیونکہ میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری امت کے لئے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا ہے یعنی عیسی مسیح اوراس کا تمہارے لئے یہ نشان ہوگا کہ تم ایک بچے کو کپڑے میں لپٹا اورچرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔یکایک آسمان سے فرشتوں کا ایک لشکر اس فرشتے کے ساتھ ظاہر ہوا ۔ فرشتے پروردگارِ عالم کی تمجید کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ عرشِ معلیٰ پر رب العالمین کی تمجید ہو اورزمین ان آدمیوں کو جن سے وہ راضی ہے صلح اورسلامتی حاصل ہو۔

چرواہوں کا زیارت کے لئے آنا

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۲ آیت ۱۵تا ۲۱)۔

جب فرشتے ان کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو چرواہوں نے آپس میں کہا : آؤ ہم بیت لحم کو چلیں اورجس واقعہ کی خبر پروردگارِ عالم نے ہمیں دی ہے اسے دیکھیں۔ لہذا وہ جلدی سے روانہ ہوئے اورحضرت مریم بتولہ اورحضریوسف علیہ السلام اوربچے کو جو چرنی میں پڑا تھا دیکھا۔ اورانہیں دیکھ کر وہ بات جوانہیں اس بچے کے بارے میں کہی گئی تھی مشہورکردی۔ چرواہوں کی باتیں سن کر سارے لوگ تعجب کرنے لگے ۔لیکن حضرت مریم بتولہ ساری باتوں کو دل میں رکھ کر ان پر غورکرنے لگیں۔اورچرواہے جیسا انہیں بتایا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ دیکھ کر اورسن کر اللہ وتبارک تعالیٰ کی حمد وتمجید کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔